قرآن پاک کا ایک صفاتی نام روشنی ہے۔
اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

تمہید یعنی زرا وضاحت

سورہ آل عمران آیت 138، پارہ 4

یہ قرآن تمام انسانوں کیلئے تبلیغ ہے اور پرہیز گاروں کیلئے ہدایت اور نصیحت ہے

خواتین وحضرات!

جس ماسٹر مائنڈ نے کمپیوٹر بنایا ہے ہم میں سے کوئی بھی کمپیوٹر پر عبور حاصل کرنا چاہے تو اسی ماسٹر مائنڈ کی ہدایت کی روشنی میں عمل کر کے عبور حاصل کر سکتے ہیں ماسٹر مائنڈ کی ہدایت کی روشنی کے بغیر ہم کمپیوٹر پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے اور نہ سیکھ سکتے ہیں اگر ہم ایسا سوچیں کہ اسے ریڈیو۔ یا۔ ٹی وی کی طرح چلالیں گے۔ تو یہ ناممکن سی بات ہے۔ اسی لیے ماسٹر مائنڈ کی ہدایت کی روشنی میں ہم کمپیوٹر آن کرتے ہیں۔ ماؤس کے ذریعے کلِک کرنے کا عمل سیکھتے ہیں مطلوبہ فائل کھولنے کا طریقہ سیکھتے ہیں ماؤس اور کی بورڈ کے ذریعے ڈیٹا انسٹرٹ کرتے ہیں اور مطلوبہ نتائج حاصل کرتے ہیں جب بھی کسی نے کمپیوٹر کو سیکھنا ہوگا ماسٹر مائنڈ کی ہدایت کی روشنی میں سیکھنا ہوگا ورنہ ہم کورے کے کورے ہی رہ جائیں گے۔ اسی طرح جب ہم نے جاننا ہوگا کہ قرآن پاک کیا ہے۔ اور قرآن پاک جاننے کا کیا طریقہ ہے۔ تو ہم ماسٹر مائینڈ یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں گے۔ کہ وہ ہمیں قرآن پاک جاننے کا کیا طریقہ بتاتے ہیں۔

قرآن پاک جاننے کا کیا کلیہ ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 52 اور 53۔ پارہ نمبر 25

ترجمہ:۔ اور اس طرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی آپ کو پتہ نہ تھا کہ کتاب اور ایمان کا ہوتا ہے مگر اس وحی کو ہم نے روشنی بنا دیا جس سے ہم اپنے بندوں یعنی غلاموں میں سے جس کو چاہیں ہدایت دیتے ہیں۔ بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔ خبردار رہو سارے معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ وحی سے پہلے رسول ﷺ کو بھی کتاب اور ایمان کے بارے میں پتہ نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وحی کو روشنی بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اس روشنی سے اپنے بندوں یعنی غلاموں میں سے جس کو چاہیں ہدایت دیتے ہیں بیشک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اس اللہ کے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں جو زمین اور آسمانوں کی تمام چیزوں کا مالک ہے اور بالآخر ہمیں لوٹنا تو اللہ کی طرف ہے

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا۔ کہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ اس قرآن پاک کے زریعے ہدایت دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ بیشک رسول ﷺ سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔۔ اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔

آپ نے دیکھا کہ جس چیز کے زریعے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی۔تو رسول ﷺ نے بھی اسی چیز کے زریعے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی۔یعنی صراط مستقیم کی ہدایت دی۔اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف ہدایت کی۔جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اطیعواللہ کا جواب یہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ **اس قرآن پاک کے زریعے ہدایت دیتے ہیں۔ اور اطیعوالرسول** یہ ہے۔کہ رسول ﷺ نے بھی اسی چیز کے زریعے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں۔یعنی صراط مستقیم کی ہدایت کر رہے ہیں۔اس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف ہدایت کی۔جو زمین اور آسمانوں میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔

آپ نے دیکھا کہ

کتاب کیا ہوتی ہے اس کو صرف قرآن پاک کی روشنی میں سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ کی کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے لیکن ہم نے قرآن کو ہی چھوڑ دیا جس کی روشنی میں ایمان کو سمجھنا تھا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مقصد کو سمجھنا تھا چونکہ ہم قرآن پاک کی روشنی میں نہیں ہیں لہذا ہمیں ایمان کا بھی پتہ نہیں ہے اور ہمارا مسلم معاشرہ بغیر ایمان کے پروان چڑھ رہا ہے اس لیے آج ایمان کے بغیر نام نہاد مسلم یعنی اللہ کے فرمابردار جو صرف نام کے مسلم ہیں۔مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمابردار۔کیا ہم جو سلوک قرآن پاک سے کر رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا سلوک ہے ہم نے تو قرآن سے ایمان کو سمجھا ہی نہیں اس روشنی کا تپا یہی نہیں۔۔ہمیں تو سیدھے راستے کا نہیں پتہ ہم تو اللہ کے راستہ سے واقف ہی نہیں۔تو ایمان کہاں سے آنا تھا ہم بغیر ایمان کے اللہ کی روشنی کے بغیر بھٹک رہے ہیں نہ جانے ہمارا انجام کیا ہوگا۔

قرآن پاک جاننے کا کلیہ نمبر 2
جو لوگ صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سمجھ دے دیتے ہیں۔۔

خواتین وحضرات!

میں نے جب پہلی دفعہ قرآن پاک کو سمجھنے کی کوشش میں روشنی والی آیات دیکھیں تو میں حیران رہ گئی ان آیات نے مجھے مجبور کر دیا اور تجسس پیدا کر دیا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ اتنی مہربانی اور پیار کا اظہار کر رہے ہیں یہ کون سے لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت درود بھیجتے ہیں اللہ تعالیٰ جس روز ان لوگوں سے ملیں گے تو ان کا ستقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر رکھا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات کی وجہ سے میں نے روشنی والی تمام آیات قرآن پاک سے تلاش کیں جو تقریباً تئیس یعنی 23 ہیں۔تا کہ میں ایسے لوگوں کے بارے میں جان سکوں۔ کہ ایسے خوش نصیب لوگ کون ہیں۔

آئیں آپ کو بھی میں وہ آیات دکھاتی ہوں۔جس میں روشنی لفظ نے مجھے چونکایا پھر میں نے قرآن پاک سے وہ آیات اکٹھی کیں۔جو روشنی سے متعلق تھیں اور یہ کتاب آپ کے سامنے ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے کہ جب آپ اس کتاب کو مکمل پڑھ لیں گے تو آپ پر روشن دن کی طرح یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا ہے۔

آئیں چونکا دینے اور حیران کر دینے والی آیات دیکھتے ہیں۔

سورۃ احزاب آیات 41 تا 44۔پارہ نمبر 22

ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔وہی تو ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا وہ لوگ جو ایمان والے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں اور صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے والے ہیں یعنی ان تین خصوصیات والے لوگوں کے جواب میں یا ان تین کاموں والے کے جواب میں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں کہ یہ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور روشنی میں آئے ہوئے لوگ جب اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا استقبال سلام سے کرے گا اور ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے

آپ جب یہ کتاب پڑھ چکیں گے تو جو ان آیات کا خلاصہ نکالیں گے وہ میں آپ کو ابھی سنائے دیتی ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ایمان والوں کو دیکھیں سورہ محمد کی پہلی دو تا تین

آیات کے مطابق وہ لوگ جو قرآن کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں وہ لوگ ایمان والے ہیں ایسے لوگ جب اللہ کی صبح وشام تسبیح کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں کہ ان پر قرآن پاک روشنی کی طرح واضح ہوجائے اور جب یہ قرآن ان پر روشنی کی طرح واضح ہوجاتا ہے۔یعنی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجاتے ہیں۔تو یہی لوگ ہیں جب یہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے تو ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور نعمتوں بھری جنت میں ٹھکانہ ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک کی روشنی دے آمین ثم آمین

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا۔

سورۃ تغابن۔آیت 8 تا 10۔پارہ نمبر 28

ترجمہ:۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو تم پر نازل کی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے جس دن وہ تم کو جمع ہونے کے دن اکھٹا کرے گا اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک کام کرے گا اس کی خطائیں دور کردے گا اور اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جنھوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہی لوگ جہنمی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کو مانو اور اس کے رسول کو مانو اور اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مانو پھر اللہ اپنے علم کی طاقت اور قدرت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم لوگ جو کچھ بھی کررہے ہو اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے یہ ایک پیکج پر مبنی پیغام ہے جو انسان کے نام ہے۔تاکہ وہ قیامت کے دن کی تیاری کرسکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ ہار جیت کا دن ہوگا۔جیتنے والے لوگ وہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہونگے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماناہوگا۔اور اسکی اطاعت کی ہوگی۔اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹادے گا یعنی معاف کردے گا اور جنتوں میں داخل کرے گا یہ ہے جیت، یہ ہے کامیابی اور جنھوں نے کفر کیا ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا

ہوگا یہی لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ ہے ہار۔یہ ہے ناکامی کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا پورا پیغام سنایا قرآن پاک کو روشنی کے نام سے پکارا ہم نے اس قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننا ہے قرآن کی روشنی میں رسول کو ماننا ہے اور قرآن کی روشنی میں قرآن کو جاننا ہے یہ ہے ایک چار دیواری جس میں اعمال کرنے والے کے اعمال جنت کی طرف لے جاتے ہیں کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ کفر کرنے والے لوگ کون ہیں۔جو جہنمی ہیں اور ہارنے والے ہیں۔اور انکا ٹھکانہ جہنم ہے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی ایک فرقے کی اطاعت کروگے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کررہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کررہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کروگے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کسطرح کفر کرسکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے

درمیان موجود ہے۔اور جواللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اوراس طرح ڈروجس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کومضبوطی سے پکڑلو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔نہ رسول ﷺ کی زندگی میں کسی کو فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔تب بھی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک یعنی قیامت تک قرآن پاک کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے، تاکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں موت آئے۔اور فرقہ بنانے سے منع کردیا گیا ہے۔

خواتین واحضرات

واپس اپنی آیات کی طرف چلتے ہیں۔

جولوگ فرقے بنائیں گے۔وہ کفر کرنے والے ہیں اوراللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے والے ہیں۔یہ جہنمی لوگ ہیں۔جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔یہ ایک انسان کی ہار ہے۔کیونکہ جہنم رہنے کا ایک بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔جبکہ ایمان والوں کے گناہ معاف کرکے جنت میں داخل کردیا جائے گا۔یہ جیت ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا۔

سورۃ ابراہیم۔آیات نمبر 1 تا 4۔پارہ نمبر 13

ترجمہ:۔ الف لام را یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے۔

تاکہ آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائیں ۔ان کے رب کی اجازت سے۔ان کے خدا کے راستے پر لائیں۔جو زبردست خوبیوں والا ہے اور زمین اور آسمانوں کی ساری موجودات کا مالک ہے۔اور تباہی ہے۔کافروں کے لیے سخت عذاب کی وجہ سے وہ جو دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔کہ یہ راستہ ٹیڑھا ہو جائے۔یہ لوگ گمراہی میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا ہے۔اس نے اپنی قوم کی زبان میں ہی پیغام دیا ہے۔تاکہ وہ انہیں وضاحت سے سمجھائے۔پھر اللہ تعالی جسے چاہتے ہیں گمراہ کردیتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور وہ زبردست دانا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ اس قرآن کے ذریعے لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ یعنی اللہ کے راستے پر لاؤ کافر کہتے ہیں فرقہ پرست کو۔اور فرقہ پرستوں کے لیے تباہی ہے۔ جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ گمراہی میں بڑی دور نکل گئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا۔اُسے اُس کی قوم کی زبان میں پیغام دے کر بھیجا تاکہ وہ انہیں ہر بات وضاحت سے سمجھا سکے پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔گمراہ کرتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست عقل مند ہے۔

فرقہ پرست کافر ہیں اس کے لیے پچھلے بیان میں سورہ آلِ عمران کی آیات 100 تا 103 کے پہلے حصے کا ترجمہ دیکھیں۔تاکہ یہ آیات آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائیں۔

خواتین وحضرات ان آیات سے بھی تعلیم کی اہمیت معلوم ہوتی ہے قرآن پاک کو ہم صرف اردو زبان میں سمجھ کر ہی اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں ہی تو ہوں جو اپنے غلام یعنی رسول ﷺ پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہوں۔تاکہ ان آیات کے ذریعے تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے۔

سورہ الحدید۔آیت نمبر 9۔پارہ نمبر 27

ترجمہ:۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جو اپنے بندے یعنی غلام پر واضح دلائل والی آیات نازل کرتا ہے۔تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت شفیق مہربان ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میں ہی تو ہوں جو اپنے غلام یعنی رسول ﷺ پر واضح دلائل والی

آیات نازل کرتا ہوں۔ تاکہ ان آیات کے ذریعے تمہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ میں تم پر شفقت کرنے والا مہربان ہوں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھی اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی دیکھی کہ اس نے ہمارے لیے آیات بھیجیں ہیں تا کہ ہم اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شفقت اور مہربانی سے یہ سلوک کر رہے ہیں کہ صرف اس کو عربی میں پڑھتے ہیں اور بس سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا کیا ہم اندھیروں میں نہیں ہم نے اسے اردو میں سمجھ سمجھ کر روشنی میں آنا ہے کبھی اندھیرے پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا جب کبھی ہم کمرے میں بیٹھے ہوں اور لائیٹ چلی جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کچھ بھی نظر نہیں آتا جب ایک دم لائٹ آتی ہے تو ہمیں روشنی میں ایک ایک چیز الگ الگ نظر آتی ہے قرآن پاک بھی اللہ تعالیٰ کی وہ روشنی ہے جس کو پانے کے بعد انسان کو ہر بات صاف صاف نظر آتی ہے وہ جان جاتا ہے کہ قرآن پاک سمجھنے سے پہلے وہ اندھیروں میں تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات سے بھی تعلیم کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ ایک تعلیم یافتہ انسان قرآن پاک کو اردو ترجمے کے ذریعے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روشنی میں آسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ایک رسول ﷺ جو تم کو واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تا کہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے۔

سورۃ طلاق۔ آیت 11۔ پارہ نمبر 28

ایک رسول ﷺ جو تم کو اللہ تعالیٰ کی واضح آیات پڑھ کر سناتا ہے تا کہ ایمان لانے والوں اور صالح عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور صالح عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنت میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو بہترین رزق دیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ رسول ﷺ جو تم کو اللہ تعالیٰ کی صاف صاف آیات پڑھ کر سناتا ہے تا کہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لائے جو کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنت میں داخل کریں گے جن میں نہریں بہتی ہوئی ہونگی۔

غور کریں کہ رسول ﷺ ایمان لانے والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتے ہیں۔

تا کہ وہ قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آجائیں اور اس روشنی میں وہ جو اعمال کرے گا وہ نیک اعمال ہونگے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی روشنی میں ہونگے اور ایسے ہی لوگوں کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں قرآن پاک کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے ان جنتوں میں رہیں گے یہاں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بڑی عزت والی روزی کا انتظام کیا ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں

کہ ہم نے سورج کو روشن بنایا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ واقعی دن کتنا روشن ہوتا ہے۔ سورج کی روشنی میں ہر چیز صاف نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار قرآن پاک کو روشنی اس لیے کہہ رہے ہیں کہ اس کی روشنی میں بھی ہر چیز صاف نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تعلیم سے بھی نوازے اور آنکھوں سے بھی۔ تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھ کر روشنی میں آجائیں۔

سورہ لقمان آیات 20 کا آخری حصہ تا 22 پارہ نمبر 21

کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی علم ہو۔ یا ہدایت یا کوئی روشنی دکھانے والی کتاب اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اطاعت کرو اس کی جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس چیز کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا یہ انہی کی اطاعت کریں گے۔ خواہ شیطان ان کو بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکادے اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ تو اس نے یقیناً ایک مظبوط سہارا تھام لیا اور سارے معاملات کا آخری انجام اللہ تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اس قرآن کی اطاعت کرو تو لوگ جواب دیتے ہیں کہ وہ تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے جو کچھ ان کے باپ دادا نے کیا وہ بھی کریں گے یعنی باپ دادا کے راستے پر چلیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ کر وہ شیطان کی بات مان رہے ہیں وہ انہیں آگ کی طرف بلاتا ہے جبکہ قرآن کی اطاعت کرنے والے اور عمل کرنے والے خود کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیں تو اس نے یقیناً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بھروسے کے قابل ہے کیونکہ آخری فیصلہ تو اللہ تعالیٰ نے ہی قیامت والے دن کرنا ہے۔ کہ کن لوگوں نے خود کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا۔ کن لوگوں نے قرآن پاک کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس علم ہے نہ ہدایت اور نہ روشنی دکھانے والی کتاب ہے۔

یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں یعنی یہ لوگ قرآن پاک کو سمجھے بغیر اندھوں کی طرح اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں مثلاً جو لوگ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلتے ہوئے جنت کے متقاضی ہوں اگر ان سے پوچھا جائے کہ یہ قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے تو ایسے ان کو بہت غصہ آتا ہے اور وہ لڑتے جھگڑتے ہیں۔ یہ آیات ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہیں جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے بجائے کسی اور پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ہمیں قرآن پاک کے علم ہدایت اور روشنی کو حاصل کرنے کے لیے تعلیم کی بے حد ضرورت ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سمجھ سکیں

- سورہ حج۔ آیات 8 تا 10۔ پارہ نمبر 17

ترجمہ: اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو علم اور ہدایت اور روشنی والی کتاب کے بغیر گردن اکڑائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ یعنی قرآن سے بھٹکا دیں۔ ایسے شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے روز اس کو ہم آگ کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے یہ ہے تیرا مستقبل جو تیرے اپنے ہاتھوں نے تیرے لیے تیار کیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو علم ہدایت اور روشنی کہہ رہیں ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو غرور اور تکبر میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں ظاہر ہے یہ لوگ خامخواہ جھگڑتے ہیں اور قرآن پاک کی روشنی میں بات نہیں کرتے ہیں اور یہ لوگ قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے اور نہ ہی مانتے ہیں ۔ بلکہ غرور اور تکبر کے ساتھ قرآن پاک کے علم ہدایت اور روشنی کے بغیر جھگڑتے ہیں۔ اور اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی۔ کہ تا کہ لوگوں کو ایسی باتیں کر کر کے اللہ کے راستے یعنی قرآن سے گمراہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا میں ہی ذلیل کرے گا اور قیامت والے دن آگ کے عذاب کا مزہ چکھائے گا۔ یہ مستقبل انسان اپنے لیے خود تیار کر کے آگے بھیجتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔

ان آیات سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنا چاہیے۔ جب ان کو قرآن پاک سے کوئی بات سمجھائی جاتی ہے۔ تو وہ غرور اور تکبر سے قرآن کی بات کا جواب دیتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھوں سے آگ کے عذاب کا مستقبل اپنے لیے تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور شفقت تو سب کے سامنے ہے۔ کہ قیامت تک کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا علم ہدایت

اور کتاب کی روشنی کی صورت میں قرآن پاک کی اطاعت کرنے کا حکم ہے۔ اور ہم لوگ قرآن کو چھوڑ کر گمراہ ہیں۔

- سورہ اعراف۔ آیات 157 اور 158۔ پارہ نمبر 9

ترجمہ:۔ جو اس پیغمبر ﷺ نبی اُمی کی اطاعت اختیار کرتے ہیں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے۔ اور بدی سے روکتا ہے۔ ان کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ اور ان سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔ جو ان پر لدے ہوتے ہیں اور وہ بندشیں کھولتا ہے۔ جن میں وہ جکڑے ہوتے ہیں۔ لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائینگے اور اس کی حمایت اور مدد کرینگے اور اس روشنی کی اطاعت کرینگے۔ جو اسکے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ وہ فلاح پانے والے ہیں۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اے لوگو۔ بے شک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔ اللہ پر اس کے رسول نبی اُمی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر اور اس کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ وہی ہدایت پانے والا ہے۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس روشنی کی اطاعت کرو۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ نازل کی گئی ہے۔ اور اس قرآن

کے زریعے وہ لوگوں کو تعلیمات دیتا ہے۔اس قرآن کے زریعے وہ حلال وحرام کے بارے میں بتا تا ہے۔نیکی اور بدی کی باتوں کو بتا تا ہے۔اوران سے وہ بوجھ اتارتا ہے۔جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔یہی وہ پیغمبر ہے جس کا ذکر انہیں تو رات اور انجیل میں ملتا ہے۔لہٰذا جو لوگ اس پیغمبر کو مانتے ہیں وہ اس کی حمایت اور مدد کریں۔اور اس روشنی کی اطاعت کریں یعنی قرآن پاک کی۔جو اس کے ساتھ نازل ہوئی ہے وہی کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔اسی آیت کو اللہ دوبارہ دہراتا ہے۔اور وہی باتیں کیں جو آیت 157 میں تھیں۔وہی باتیں پھر آیت 158 میں اللہ تعالیٰ نے اسی خطاب کو رسول ﷺ کے ذریعے کہلوایا۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ کہہ دیجیے۔اے لوگو۔بیشک میں تم سب کی طرف اُس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ۔جو اللہ پر اور اس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ وہی ہدایت پانے والا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ آیت 157 میں قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے کامیاب کہا گیا۔اور آیت 158 میں قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے کو ہدایت پانے والا کہا گیا ہے

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی تعلیمات سے ہم نے اس معاشرے کے رسم ورواج اور بے جا پابندیوں کی زنجیریں توڑنی تھیں۔مگر ہم نے قرآن پاک کی تعلیمات کو چھوڑ دیا۔اور خوامخواہ کی بندشوں میں جکڑ ہوئے ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 15 اور 16۔پارہ نمبر 6

ترجمہ:۔اے کتاب والو ہمارا رسول تمھارے پاس آ گیا ہے۔جو کتاب الٰہی کی بہت سی ان باتوں کو تمھارے سامنے کھول دیا ہے۔جن کو تم چھپا جاتے تھے اور بہت سی باتوں سے در گزر بھی کرجاتا ہے۔بیشک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے روشنی آ گئی ہے۔اور ایک ایسی واضح کتاب جس کے زریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔انہیں سلامتی کے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔اور اپنی اجازت سے ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ان کی ہدایت کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے ایک ایسی واضح کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو سلامتی کے طریقے بتاتے ہیں

خواتین وحضرات

قرآن پاک کی تعلیمات میں ہمارے لیے اس دنیا میں بھی سلامتی اور آخرت میں بھی سلامتی ہے قرآن پاک کی تعلیمات اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہیں اب جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے گا اور سیدھے راستے کی طرف اس کی رہنمائی کردے گا۔

خواتین وحضرات:۔

اللہ تعالیٰ کی اتنی پیاری کتاب جس میں اللہ تعالیٰ ہماری سلامتی چاہتے ہیں ہم نے اسی کو چھوڑ دیا اس کو اردو میں سمجھا ہی نہیں اور آج ملک میں گمراہی کا یہ حال ہے کہ یہاں سلامتی سے رہنا ایک خواب بن کر رہ گیا ہے قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت نے لوگوں کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا ہے یہ مسجدیں جو اللہ تعالیٰ کی اس روشنی کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے آباد ہوئی ہیں وہاں فرقوں کی اطاعت کی جانے لگی اور ایک فرقے والا دوسرے فرقے کی مسجد میں نہیں گھس سکتا یہاں تک کہ جو کتابیں بیچنے والے اسلامی تعلیمات کے دعویدار ہیں وہ صرف اپنے فرقے کی کتابیں رکھتے ہیں اور دوسروں کو کافر سمجھتے ہیں۔قرآن پاک کی روشنی کو چھوڑ کر ہم اندھیروں میں بھٹک رہیں ہے اس لیے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں کیونکہ اللہ کی رضا اور سلامتی کے طریقے والی کتاب چھوڑ دی۔

سورہ نساء۔آیات 174 اور 175۔پارہ 6

لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرلے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کردے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ پر ایمان لے

آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں داخل کر لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھا دے گا۔

خواتین و حضرات!

قرآن پاک کی روشنی جو ہمیں صاف صاف راستہ دکھانے کے لیے آئی ہے جو لوگ اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں اللہ پر ایمان لانے کا طریقہ کھول کر بیان کیا گیا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی روشنی ہمیں صاف صاف راستہ دکھانے آئی ہے اس روشنی کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔یہی اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ایمان لانا ہے۔اس روشنی کو مضبوطی سے تھامے رہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ نظر آ جائے گا۔

خواتین و حضرات!

ہم نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں ہم نے قرآن پاک کو مضبوطی سے تھاما ہی نہیں لہذا ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں ہے۔جبکہ ہمارا اللہ پر ایمان ہی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں فضل و کرم سے دور کر دیا ہم دنیا بھر میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں گھر بیٹھے پریشان ہیں اپنے بارے میں۔اپنے بچوں کے بارے میں ہمیں بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا کیونکہ قرآن پاک کا سیدھا راستہ تو ہم نے خود چھوڑ دیا اور فرقوں کی اطاعت کر لی۔

یہ آیات سورہ الصّف آیات نمبر 8 اور 9، پارہ نمبر 28 میں بھی موجود ہیں۔

سورہ توبہ۔**آیت 32 اور 33۔پارہ نمبر 10**

ترجمہ:۔یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں ہے خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قرآن پاک کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے قرآن پاک کو مکمل کیے بغیر ماننے والا نہیں ہے خواہ کافروں اور مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو، پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت یعنی قرآن پاک کے ساتھ بھیجا ہے۔سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے۔تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

خواتین و حضرات

ان آیات مین دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں کافر وہ لوگ جو فرقہ بنانے والے ہیں۔اور مشرک وہ جو دین میں فرقے بنانے والے ہیں۔فرقہ پرست اپنی پھونکوں سے قرآن پاک کی روشنی بجھانا چاہتے ہیں ان کو قرآن پاک کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو ساری دنیا پر غالب کر کے رہے گا۔

خواتین و حضرات

آئیں قرآن پاک سے کافر اور مشرکوں کے بارے میں مختصر سا تعارف دیکھتے ہیں۔پہلے کافر کو دیکھتے ہیں۔**اس کے لیے مثال دیکھیں۔**

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پا لے گا۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہیے۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین و حضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے

درمیان موجود ہے۔اور جواللہ تعالیٰ کومضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اوراس طرح ڈروجس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کومضبوطی سے پکڑلو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔یعنی کافر مریں گے۔

واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔فرقے بنانے والے ایمان لانے کے بعد کفر کرنے والے ہیں۔اس کے لیے مثال دیکھیں۔

8 سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آجانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے سیاہ ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے۔کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھواور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کرسناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنھوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کرکے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نا مان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے فرقے نہیں بنائے ہوں گے۔اور ایمان والی زندگی بسر کی ہوگی۔یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کرسنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزچکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کفر کرلیتا ہے۔یعنی دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

مشرک کسے کہتے ہیں۔اس کے لیے مثال دیکھیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت 13۔پارہ 25

اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کی نوحؑ کو وصیت کی تھی۔اور جو ہم نے آپ ﷺ کی طرف وحی کیا ہے اور جس کی ابراہیمؑ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو وصیت کی تھی۔کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں فرقے نہ بنانا آپؐ ان مشرکوں کو جس کی طرف بلاتے ہیں وہ ان پر گراں گزرتی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اپنی طرف آنے کی ہدایت اُسی کو دیتا ہے جو اس کیطرف رجوع کرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی دین کا طریقہ مقرر کیا ہے جس کا پہلے ابرہیمؑ عیسیٰؑ اور موسیٰؑ کو وصیت کی تھی۔کہ دین کو قائم رکھنا یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو قائم رکھنا اور اس میں فرقے نہ بنانا ان مشرکوں کو یہی بات مشکل لگتی ہے جس کی طرف آپؐ انہیں دعوت دیتے ہیں یعنی قرآن پاک کی طرف آنا مشکل لگتا ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی طرف آنے کی ہدایت اُسی کو دیتا ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے سے انسان مشرک ہوجاتا ہے کیونکہ وہ پھر اپنے فرقے کی غلام اور فرمابرداری کرتا ہے ۔اس طرح مشرک بن جاتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اپ نے دیکھا۔کہ فرقہ بنانے سے دین قائم نہیں رہتا۔اس لیے رسول ﷺ ایک اللہ تعالیٰ کیطرف بلاتے تھے۔رسول ﷺ اس بات کی دعوت دیتے تھے جو مشرکوں پر بڑی بھاری تھی۔اور آج بھی لوگوں پر بڑی بھاری ہے۔کیونکہ ہر طرف فرقہ واریت ہے۔جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا۔اور رسول ﷺ نے بھی دین یعنی قرآن پاک کی دعوت دی تھی ۔اب جو اللہ تعالیٰ کی طرف آئے گا اُسے ہی ہدایت ملے گی۔

خواتین وحضرات!

ہم واپس آیات کی طرف چلتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ فرقہ پرست یعنی جنہیں قرآن پاک میں کافر اور مشرک کہا گیا ہے۔وہ قرآن پاک کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے نہیں بجھا سکتے اور اللہ تعالیٰ ساری دنیا تک قرآن پاک پہنچا کر رہے گا۔اور اس دین کو سارے دینوں پر غالب کریگا

سورہ زمر۔آیات 22 اور 23۔پارہ نمبر 23

ترجمہ:۔کیا جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام یعنی اپنی فرمابرداری کے لیے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی یعنی قرآن پر ہو ان لوگوں کے لیے بربادی ہے جن کے دل اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو چکے ہیں یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دھرائے گئے ہیں جن سے لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر اللہ کی نصیحت یعنی قرآن کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہی اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس یعنی قرآن کیذریعے ہدایت دے دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے سیدھے راستے پر لانے والا کوئی نہیں ہے۔

حضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام یعنی اپنی فرمابرداری اللہ کی بتائی ہوئی روشنی کے مطابق ہو یہ وہ سینہ ہے جس میں وہ دل ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری قرآن پاک کی روشنی میں کر رہا ہے ان لوگوں کے لیے بربادی ہے جن کے دل اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے سخت ہو گئے ہیں یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے جو ایسی کتاب ہے جس کے مضامین ملتے جلتے اور بار بار دہرائے گئے ہیں جن سے لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے دل اور جسم نرم ہو کر اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہی راغب ہونا اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس قرآن کے ذریعے ہدایت پر لے آتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کر دے اسے ہدایت پر لانے والا کوئی نہیں ہے۔

خواتین وحضرات:۔

ہم لوگوں کے رونگٹے اس بہترین کلام سے اس لیے نہیں کھڑے ہوتے کہ ہم اللہ کی بات سمجھانے کے بجائے یا سمجھنے کی بجائے اس کی غلط تفسیر کو سمجھنے میں لگ جاتے ہیں اور ہمارا دل اللہ کی نصیحت کی طرف راغب نہیں ہوتا اور وہ تفسیر والے اللہ تعالیٰ سے ہٹا کر اپنے فرقے کی بڑائی چاہتے ہیں لہٰذا جو اللہ کی بڑائی نہیں چاہتا وہ قرآن پاک کی طرف کیسے راغب ہوگا ہمیں اللہ کی آیات پر غور کرنا چاہیے اور بار بار کرنا چاہیے تاکہ ہمیں ہدایت ہو صرف اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور کرنے سے ہی ہمارے رونگٹے کھڑے ہونگے اللہ کی طرف راغب ہونگے یہی اللہ کی ہدایت ہے۔

سورہ انعام آیات 37 تا 39 پارہ 7

وہ کہتے ہیں کہ تم پر ہمارے رب کی طرف سے کوئی معجزہ کیوں نہیں اتارا گیا آپ ﷺ انہیں کہیے کہ معجزہ اتارنے پر تو اللہ تعالیٰ قادر ہے۔لیکنیہ ہے کہ اکثر ان میں سے بے علم ہیں۔ زمین میں جتنے چلنے والے جانور ہیں اور جتنے بھی بازوؤں سے اڑنے والے پرندے ہیں وہ سب تمہاری طرح ہی کی اقسام ہیں ہم نے ان کی تقدیر لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی پھر یہ سب اپنے پروردگار کے حضور اکھٹے کیے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ بہرے اور گونگے ہیں جو اندھیروں میں ہیں۔کہ سچ کو دیکھ ہی نہیں سکتے اللہ جسے چاہے اسے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے اسے سیدھے راستے پر لگا دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں روشنی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں پڑے ہیں کہ سچ یعنی قرآن کو دیکھ ہی نہیں سکتے جیسے اندھے کو نظر نہیں آتا اس طرح اندھیرے میں بھی نظر نہیں آتا۔

خواتین وحضرات!

لوگ نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے تھے جب وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے تھے تو معجزہ دکھاتے لیکن قرآن پاک سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے کسی معجزے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس قرآن کی تعلیمات کو ہر چیز پر فضیلت دی گئی۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہر طرح کے معجزے اتارنے پر قدرت رکھتا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ لوگ بے وقوف ہیں جو معجزے طلب کرتے ہیں کیا زمین پر چلنے والے جانور کسی معجزے سے کم ہیں کیا آسمان پر اپنے بازوؤں سے اڑنے والے کسی معجزے سے کم ہیں زمین پر رینگنے والے جانور کسی معجزے سے کم ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی تقدیر لکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے زمین پر جیسے انسان ہیں اسی طرح زمین پر جانور بھی آباد ہیں جس طرح انسانوں کی قسم ہوتی ہے اس طرح جانوروں کی بھی قسمیں ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کا معجزہ اتارنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے معجزے کے مطالبے کو مسترد کر دیا اور قرآن پاک کو امر کر دیا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں وہ گونگے اور بہرے

ہیں اور اندھیرے میں پڑے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا سچ یعنی قرآن نظر ہی نہیں آتا جو لوگ معجزہ طلب کرنے والے ہیں وہ گمراہ رہیں گے اور جو قرآن پاک کو جھٹلائیں گے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی روشنی میں آ جائیں گے وہ ہدایت پانے والے ہیں۔

اب قرآن پاک ہدایت کی کسوٹی ہے نہ کہ معجزہ۔ ہماری خواتین آج بھی پیروں فقیروں کے معجزے کے چکر میں ذلیل خوار ہو رہی ہیں اور قرآن پاک کی ہدایت کو چھوڑ رکھا ہے۔

سورۃ انعام۔آیت نمبر 122۔پارہ نمبر 8

ترجمہ:۔کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور اس کے لیے روشنی پیدا کی کہ اس کی مدد سے لوگوں میں چلتا پھرتا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہوا ہے وہاں سے نکل نہیں سکتا اس طرح کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو ان کے اعمال خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی رہنمائی کیلئے کتاب یعنی روشنی بھی بنائی اللہ تعالیٰ کی روشنی میں پھرنے والا انسان اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں پڑا ہو یعنی اس کو کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں تو مُردے کی طرح ہیں مگر ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو اپنے اعمال بہت خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔قرآن پاک کی روشنی سے پہلے انسان مردہ ہوتا ہے۔قرآن پاک کی روشنی میں آ جانے سے زندہ ہو جاتا ہے۔

سورہ تحریم۔آیت نمبر 8۔پارہ نمبر 28

ترجمہ:۔اے لوگوں جو ایمان لائے ہو۔خالص توبہ کرو امید ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں دور کر دے گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی یہ وہ دن ہو گا جب اللہ تعالیٰ نبی ﷺ اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کرے گا ان کی روشنی ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہی ہو گی اور وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لیے ہماری روشنی مکمل کر دے اور ہمیں بخش دے بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ایمان لانے والوں اور توبہ کرنے والوں کے دائیں طرف قیامت والے دن روشنی دوڑ رہی ہو گی اس کی مثال میں یوں دینا چاہوں گی کہ جب اندھیرے میں ہم نے کہیں جانا ہوتا ہے تو دائیں ہاتھ میں ٹارچ پکڑ لیتے ہیں اور روشنی آگے پیچھے ہو رہی ہوتی ہے گویا دوڑ رہی ہے یہ اسی طرح کی روشنی ہو گی اور یہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گی جو توبہ استغفار کرنے والے ہونگے اور ایمان والے ہونگے جو اس روشنی کے حامل لوگوں کی خوبیاں ہیں وہ ایمان والے کی خوبیاں ہیں۔ یہ وہی لوگ ہونگے جنہوں نے قرآن کو سچ مانا ہو گا اور اس کی اطاعت کی ہو گی اللہ تعالیٰ ان کے گنا مٹا دے گا۔

خواتین وحضرات:۔

یہ روشنی والے لوگ سورۃ محمد کی دو تا تین آیات والے ہی لوگ ہیں یعنی ایمان والے لوگ ہیں قرآن پر عمل کرنے والے لوگ ہیں۔ہم نے ان آیات سے جانا کہ ۔ایمان والے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرنے والے لوگوں کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اور انہیں جنتوں میں داخل کر لے گا اور اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ ایمان والوں کو خوش کر دے گا اور جو روشنی ساتھ دوڑ رہی ہو گی وہ قرآن پاک کی روشنی ہو گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بات نہیں بدلتی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی کہا اور آخرت میں اس روشنی کو جنت تک ساتھ جانے کا ساتھی بنا دیا۔قیامت والا دن رسول ﷺ اور ایمان والوں کو کامیابی دیگا۔

سورۃ حدید۔آیات 12 تا 17۔پارہ نمبر 27

ترجمہ:۔اس دن جب کہ تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے ان کی روشنی ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہی ہو گی آج بشارت ہے تمہارے لیے جنتیں ہو گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے اس روز منافق مردوں اور منافق عورتوں کا یہ حال ہو گا کہ وہ مومنوں سے کہیں گے ذرا ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھائیں مگر ان سے کہا جائے گا پیچھے ہٹ جاؤ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی ۔جس میں ایک دروازہ ہو گا اس دروازے کے اندر رحمت ہو گی اور باہر عذاب ہو گا اور وہ مومنوں کو پکار پکار کر کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔مومن جواب دیں گے۔ہاں مگر تم نے اپنے آپ کو خود ہی فتنے میں ڈالے رکھا اور موقع پرستی کی۔ شک میں پڑے رہے۔اور جھوٹی توقعات تمہیں فریب دیتی رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ گیا۔اور آخر وقت تک وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے معاملے میں دھوکہ دیتا رہا۔لہٰذا آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائیگا۔اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کھلم کھلا کفر کیا تھا۔تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ وہی تمہاری خبر گیری کرنے والا ہے۔اور یہ بدترین انجام ہے۔کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا۔کہ ان کے دل اللہ کی نصیحت یعنی قرآن سے پگھلیں اور اس کے نازل کیے ہوئے سچ کے آگے جھک جائیں۔اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں۔جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھیں۔پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی۔تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔کہ ان میں اکثر نافرمان ہیں۔خوب جان لو کہ یہ اللہ ہی ہے۔جو زندہ کرتا ہے۔زمین کو اس کے مر جانے کے بعد۔بے شک ہم نے تمہارے لیے اپنی آیات کھول

کھول کر بیان دیں ہیں۔تا کہ تم عقل سے کام لو۔

خواتین وحضرات:۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بھی روشنی کا ذکر ہے۔ویسے ہی جیسے ٹارچ کسی نے دائیں ہاتھ میں پکڑی ہواور وہ سیدھا اپنے راستے میں چلتا جائے۔ایمان یعنی روشنی والوں کے لیے آج بھی خوشخبری ہے۔کہ ان کے لیے جنتیں ہیں۔اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔منافق مرداور منافق عورتیں ان لوگوں سے کہیں گے۔کہ زرا ہماری طرف دیکھوتا کہ ہم تمھاری روشنی سے کچھ فائدہ اٹھالیں۔ان آیات سے یوں محسوس ہوتا ہے۔گویا یہ ان کے آنکھوں کی روشنی ہوگئی۔جوان کے ساتھ دوڑ ہی ہوگئی۔منافق لوگوں سے کہا جائے گا،ہٹ جاؤ۔کہ اپنی روشنی کہیں اور تلاش کرواوراس کے بعدان کے درمیان ایک دیوار ہوحائل ہو جائے گی۔جس کے اندرایک دروازہ ہوگا۔اس کے اندر رحمت ہوگی اور باہر عذاب ہونگے۔یہ وہ لوگ ہونگے جو کافراور منافق ہوں گے۔

خواتین وحضرات۔آئیں اب قرآن پاک سے کفر کرنے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں یعنی کافر اور منافق کو دیکھتے ہیں۔تا کہ یہ آیات ہم پر اچھی طرح واضح ہوجائیں۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کروگے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوباہ کافر بنادیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اوراللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والواللہ تعالیٰ سے ایسے ڈروجیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہے ۔اوراللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔اور مسلم نہیں رہتا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کرر ہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اوراس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والواوراس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اوراللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اوراس طرح ڈروجس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے زمانے میں کسی کو فرقہ بنانے کی اجازت تھی اور نہ قیامت کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور فرقہ بنانے سے منع کردیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہوجائیگا۔یعنی اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

خواتین وحضرات

آئیں اب قرآن پاک سے منافق کو دیکھتے ہیں۔

سورہ منافقون آیات 1 تا 3 پارہ 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں۔تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔کہ آپؐ بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔اوراللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنارکھا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔یہ اس لیے کہ یہ لوگ

ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ تو اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اِن آیات میں اُن لوگوں کا زکر ہے۔ جنھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ قرآن پاک سے روکنے والے اور رسولؐ کے لیے گواہیاں دینے والو ں کو اللہ تعالی نے منافق کہا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے۔ یعنی انہوں نے پہلے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی۔ مگر بعد میں قرآن پاک سے روکنے لگے۔ یعنی ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی۔ اب انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آتی۔ ان آیات میں رسول ﷺ کے لیے گواہی دینے والے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو منافق کہا گیا۔ جھوٹا کہا گیا۔ کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔ انہیں کسی بات کی سمجھ نہیں آتی۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔ اس طرح اللہ تعالی کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اللہ تعالی کی نظر میں کتنی نفرت ہے۔ آیات میں بار بار غور کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منافق کہا۔ جھوٹا کہا۔ ان کے بارے میں گواہی دی اور کہا کہ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے۔

خواتین وحضرات

آئیں واپس اپنے بیان نمبر 17 کی طرف چلتے ہیں۔

۔ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ کیا ابھی ان کے لیے وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دل اللہ کی نصیحت یعنی قرآن پاک سے پگھلیں اور قرآن پاک کے آگے جھک جائیں یعنی قرآن کے فرمابردار ہو جائیں۔ یہ لوگ ان کی طرح نہ ہو جائیں، جنھیں پہلے کتاب یعنی تورات اور انجیل دی گئی۔ جب ایک عرصہ گزر گیا۔ تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

خواتین وحضرات۔

کیا ہمارے دل قرآن پاک کی طرف سے سخت ہو چکے ہیں۔ یا ہمیں معلوم نہیں ہے۔ کہ قرآن پاک میں کیا لکھا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ تمھارے لیے ہم نے آیات کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ تاکہ تم عقل سے کام لو۔

سورہ حدید۔ آیات 19۔ پارہ نمبر 27

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہی انکے رب کے نزدیک صدیق اور گواہ ہیں۔ ان کے لیے ان کا اجر ہے۔ اور روشنی ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے۔ وہ دوزخی ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں بھی روشنی کا ذکر ہے۔ جنھوں نے قرآن پاک کی روشنی میں اللہ اور اس کے رسولوں کو مانا ہوگا، یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک

میں اپنے رسولوں کو ماننے کا حکم دیا ہوگا۔ ویسے مانا ہوگا۔ وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور گواہ ہیں۔

اور جنھوں نے کفر کیا ہوگا۔ یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ وہ جہنمی ہیں۔ کفر کرنے والے لوگ فرقے بنانے والے ہیں۔ کفر والے لوگوں کو دیکھنے کیلیے پچھلے مضامین میں سورہ آل عمران کی آیات 100 تا 103 کے پہلے کا ترجمہ غور سے پڑھیں)

سورہ حدید۔ آیات 28 اور 29 پارہ نمبر 27

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمھیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا۔ اور تمھیں وہ روشنی بخشے گا۔ جس کی روشنی میں تم چلو گے ۔ اور تمھارے قصور معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہے تاکہ اہل کتاب اچھی طرح جان لیں۔ کہ وہ اللہ کے فضل پر ذرا بھی قادر نہیں ہیں۔ اور یہ کے فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ روشنی کی بات کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اللہ پر ایمان لاؤ۔ اور رسول محمد ﷺ پر ایمان لاؤ۔ یعنی قرآن پاک کی ہدایات کے مطابق مانو اللہ تمھیں اپنی رحمت کا دہرا حصہ عطا فرمائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے بڑوں کے راستے پر چلتے ہوئے نبی کے اختیارات کو اللہ تعالیٰ سے بڑھا دیں۔ اور اتنی

بڑی ناانصافی کرنے کے بعدامید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا دہرا حصہ عطافرمائیں کے یادرکھیں کہ رسولوں کواللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں ماننا ہے۔پھرہمیں اللہ تعالیٰ فرمانبرداری کے نتیجے میں دہرااجر دے گااور روشنی ملے گی اور اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف کردے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ یہ وہی لوگ ہیں۔جنہوں نے دنیامیں قرآن پاک کی اطاعت اس کی روشنی میں کی اور یہ روشنی انشاءاللہ تعالیٰ جنت میں قرآن لے جانے والی ہے۔کیونکہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ گناہ معاف کردے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ!

سورہ البقرہ،آیات256 تا257،پارہ3

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے واضح طور پر الگ ہوگئی ہے۔جوانسان طاغوت کی نافرمانی کردے اوراللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔اس نے درحقیقت ایک مضبوط سہارا تھام لیا۔جو ہرگز ٹوٹنے والانہیں ہےاوراللہ تعالیٰ سب سننے والا جاننے والا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی ہے جوایمان لائے۔وہ ان کواندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہےاوروہ لوگ جوکافر ہیں شیطان ان کے ولی ہیں وہ ان کوروشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

خواتین حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔

ہدایت یعنی قرآن پاک چھانٹ کر گمراہی سے الگ کردیا گیا ہے۔جو طاغوت کوچھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن کو سچ ماننا اوراس کی اطاعت کرنا لہٰذاجواللہ تعالیٰ پرایمان لے آئے اس نے حقیقت میں ایک مضبوط سہارے کوپکڑلیا جو ہرگز ٹوٹنے والانہیں

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ولی یعنی دوست ہے جوایمان لائے۔یعنی قرآن پاک کو سچ سمجھے اوراس کی اطاعت کرنے والے کواللہ تعالیٰ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتے ہیں۔اوروہ لوگ جوکافر ہیں کافر کہتے ہیں فرقہ بنانے والے کو ۔فرقے بنانے والوں کے دوست شیطان ہیں وہ ان کوروشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ دوزخی ہے یہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کوسچ ماننے والوں اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کا دوست اللہ تعالیٰ ہے۔اورفرقہ پرستوں کا دوست شیطان ہے۔جوروشنی یعنی قرآن پاک سے دورکرکے اندھیروں میں لے جاتا ہے جودوزخ کا راستہ ہے۔ان

آیات میں رُشد کا لفظ آیا ہے۔رُشد کا مطلب بھی ہدایت یعنی قرآن پاک ہے آئیں اسے قرآن

پاک سے جانچتے ہیں۔سورہ جن کی 1 تا 2 آیات پارہ نمبر 29 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! آپ ﷺ کہہ دو۔کہ میرے پاس وحی آئی ہے۔کہ جنات کے ایک گروہ نے بڑے غور سے سنا پھرانہوں نے کہا کہ ہم نے بڑا عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی طرف راہنمائی کرتا ہے بس ہم تواس پر ایمان لے آئے۔اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرینگے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو رُشد یعنی ہدایت کہتے ہیں۔

21) سورہ ابراہیم آیت 5 کا پہلا حصہ پارہ 13

اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو اپنی آیات دے کر بھیجا۔تاکہ تم اپنی قوم کواندھیروں سے نکال کرروشنی میں لاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ بے شک ہم نے موسیٰؑ کواپنی آیات دے کر بھیجا۔تاکہ وہ اپنی قوم کواندھیروں سے نکال کرروشنی میں لائیں۔

خواتین وحضرات

اسی طرح سورہ ابراہیم کی پہلی آیت کے مطابق رسول ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل کیا تاکہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگوں کواندھیروں سے نکال کرروشنی میں لائیں۔

خواتین وحضرات

سوچنے کی بات صرف اتنی سی ہے۔کہ کیا ہم قرآن پاک کواس نیت سے کھولتے ہیں۔کہ اندھیروں سے نکل کرروشنی میں آجائیں۔یاہم اندھیروں میں بھٹکنا چاہتے ہیں۔ہم کس طرح اپنے بچے بڑے کررہے ہیں۔قرآن پاک کی روشنی کے بغیر کس طرح کا معاشرہ پروان چڑھارہے ہیں۔ یہاں یہ کیسی تجارت ہے جو ہرسو پھیلی ہے۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے کہ جولوگ قرآن پاک کو پڑھتے ہیں۔ وہ ایسی تجارت کی اُمید رکھتے ہیں۔ جو کبھی برباد نہیں ہوگی۔ آئیں اس بات کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فاطر آیت 5 کا پہلا حصہ پارہ 22

بے شک جولوگ کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز آدا کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے پوشیدا اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو برباد نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات

ہم لوگ قرآن کی روشنی سے بے خبر ہیں۔اور اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں۔اور اندھیرے میں اپنے ہاتھ دوسروں کے خون سے بھرے ہوئے ہیں۔اور کوئی بھی محفوظ نہیں رہا ۔لوگ مر رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں۔ کہ ہمیں کیوں قتل کیا جا رہا ہے۔کوئی کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کرے۔ یہ کون سی تجارت ہے جو نام نہاد امت مسلمہ میں جاری ہے۔

کاش ہم رسول ﷺ کی لائی ہوئی روشنی یعنی قرآن پاک کی تعلیمات میں آ جائیں ۔تو ہمیں بھی ہر چیز صاف صاف نظر آ جائے گی۔ااور ہم بھی اایسی تجارت کی امید رکھ سکیں گے۔ جو کبھی برباد نہیں ہوگی۔

سورۃ انبیاء آیات 48 تا 50 پارہ نمبر 17

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون کو جو کتاب دی تھی۔ وہ فرقان تھی ۔اور ایسے پرہیزگاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔ جو اپنے پروردِگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور وہ روزِ قیامت سے ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن) بھی ایسی ہی بابرکت نصیحت ہے۔ جسے ہم نے نازل کیا ہے پھر کیا تم اس کے منکر ہو۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ تورات سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی تھی۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ تورات کو فرقان کہہ رہے ہیں۔تورات پرہیزگاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔اور پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کر رہے ہیں۔ کہ وہ بھی تورات کی طرح نصیحت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا تم اس نصیحت کے منکر ہو یعنی نافرمان ہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ۔تورات فرقان تھی یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب تھی۔ اور قرآن پاک بھی ایسی ہی کتاب ہے۔مگر لوگوں کی بدقسمتی ہمیشہ یہی رہی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اختلاف کر کے فرقے بنا لیتی ہے۔ اور فرقان اپنے اپنے فرقے کو بنا لیتی ہے۔جس سے معاشرہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

سورہ فرقان۔آیت 1۔پارہ نمبر 18

بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے غلام پر یہ فرقان نازل کیا یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب نازل کی۔تا کہ وہ سارے عالم کو خبردار کرنے والا بن جائے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو فرقان کہہ رہے ہیں یعنی یہ کتاب بتاتی ہے کہ کیا جھوٹ ہے اور کیا سچ ہے یہ سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب ہے ہم ہر قسم کے جھوٹ جاننے کیلئے قرآن پاک سے رابط کر سکتے ہیں جو کچھ قرآن بیان کرے گا وہ سچ ہوگا کیونکہ قرآن پاک تمام جہاں والوں کیلئے سچ اور جھوٹ میں فرق بیان کرنے کیلئے آیا ہے۔اور

رسول ﷺ نے ہمیں اس سے ہی خبردار کیا ہے۔مگر ہمارا المیہ ہے کہ فرقے والے لوگ اپنی بات کو سچی ثابت کرنے کیلئے قرآن پاک کو دلیلوں کے زریعے جھٹلا دیتے ہیں اور ان فرقوں کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر ہے اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے اور قرآن پاک سے اپنے اختلافات دور کرنے کا حکم دیا ہے۔ رسول ﷺ نے ہمیں اسی سے خبردار کیا ہے۔مگر ہم نے اپنے اپنے فرقے کو فرقان بنا رکھا ہے۔اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کو فرقان بنا رکھا ہے۔اور قرآن پاک کی روشنی سے دور اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

احاطہ کتاب

ان آیات میں رسول ﷺ کو روشن چراغ کہا گیا ہے۔ کیونکہ یہ روشن چراغ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔

سورہ احزاب آیات 45 تا 48 پارہ نمبر 22

اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے گواہی دینے والا بنا کر بھیجا ہے اس دنیا میں بھی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا اور اس کے لیے گواہی دی اور قیامت والے دن بھی قرآن پاک کے بارے میں گواہی دیں گے۔ یہ قرآن پاک ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہمیں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وہی ہمارے لیے کافی وکیل ہے۔ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔

نوٹ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔ قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کافر اور منافق کہا گیا ہے۔ اور ایمان والے کا مطلب ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔

لہذا آیات کی تشریح یہ ہوگی۔ کہ ہم نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے کو خوشخبری سنا دیجئے۔ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے اور کافروں اور منافقوں یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی تکلیف دینے پر توجہ نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی وکیل ہے۔

لہذا آیات کی تشریح یہ ہوگی۔ فرقہ پرست رسول ﷺ کو تکلیف پہنچانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔ جبکہ فرقہ پرست اپنے فرقے کی طرف بلاتے ہیں۔ اور رسول ﷺ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ جبکہ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے قرآن پاک کی طرف بلانے والے ہیں اور روشن چراغ ہیں۔ اور اس طرح قرآن پاک کے ذریعے رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کو روشن چراغ بن کر قرآن پاک کی طرف بلاتے رہیں گے۔

آپ جب بھی قرآن پاک میں روشنی والی آیت پڑھیں گے۔ وہ قرآن پاک کے بارے میں ہوگی۔ یا پہلی کسی کتاب کو روشنی کہا گیا ہو۔ سوائے اس آیت کے۔

سورہ نور آیت 35 کا پہلا حصہ پارہ 18

اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی روشنی ہے۔

سورہ نور آیت 35 کا آخری حصہ پارہ 18

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی روشنی کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی روشنی کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ہم نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خود کو بھی روشنی کہا اور قرآن پاک کو بھی روشنی کہا۔ ہم جب قرآن پاک کی روشنی میں آجاتے ہیں۔ تو ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح رسول ﷺ وہ روشن چراغ ہیں۔ جو ہمیں قرآن پاک کی روشنی میں لاتے ہیں۔ اس کے ساتھ کسی اور کا نام شامل نہیں ہے۔

سورہ ابراہیم۔آیت 1 پارہ 13

الف ۔لام۔را۔ یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی طرف نازل کیا ہے۔تا کہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں۔اُن کے رب کی اجازت سے۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور رسول ﷺ سے فرماتے ہیں کہ لوگوں کے رب کی اجازت سے لوگوں کو قرآن پاک کے ذریعے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائیں یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے پر لائیں۔جو زبردست قابل تعریف ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت لوگوں کو قرآن پاک کی روشنی میں لانے والے ہیں۔اور جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو روشن چراغ کہا۔اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔کہ رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی میں آنے والے کو ہی سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت دیں گے۔قرآن پاک کے علاوہ سیدھے راستے کی ہدایت کی اجازت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے علاوہ اور کسی چیز سے نہیں دیں گے۔

اس آیت میں اھد نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے۔

سورہ مائدہ۔آیات 15 تا 16۔پارہ 6

اے کتاب والو! تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے جو تمہاری ان بہت سی باتوں کی وضاحت کر دیتا ہے جن کو تم کتاب میں سے چھپا جاتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھوڑ بھی دیتا ہے۔بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب آ چکی ہے۔جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے۔ جو اس کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔اور اپنی اجازت سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت کر دیتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو روشنی اور واضح کتاب کہا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرتے ہیں۔ایسے ہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی روشنی دکھاتا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی اجازت سے لوگ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ کر اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستے کی ہدایت حاصل کر لیتے ہیں۔یعنی اھد نا الصراط المستقیم والے لوگ بن جاتے ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ اپنے انعام کریں گے۔کیونکہ یہ لوگ گمراہ نہیں تھے۔

کیا ہم صراط مستقیم کی ہدایت والے لوگ ہیں۔اس آیت میں اھد نا الصراط المستقیم کا مکمل جواب ہے۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کر لے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

سورہ نساء۔آیات 174 اور 175۔پارہ 6

لوگو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھا ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کر لے گا۔اور اپنی طرف آنے والے سیدھے راستے کی ہدایت کر دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو روشنی کہہ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے تمہاری طرف ایسی واضح روشنی نازل کی ہے۔اب جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور اسے مضبوطی سے پکڑ لیا ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت میں داخل کرے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھا دے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک کی روشنی جو ہمیں صاف صاف راستہ دکھانے کے لیے آئی ہے جو لوگ اس روشنی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑ لیں گے۔کیونکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی

باتیں ہیں اللہ پر ایمان لانے کا طریقہ کھول کر بیان کیا گیا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی روشنی ہمیں صاف صاف راستہ دکھانے آئی ہے اس روشنی کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ایمان لانا ہے۔ اس روشنی کو مضبوطی سے تھامے رہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ نظر آجائے گا۔

خواتین و حضرات!

ہم نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں ہم نے قرآن پاک کو مضبوطی سے تھاما ہی نہیں لہذا ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی نہیں ہے۔ جبکہ ہمارا اللہ پر ایمان ہی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں فضل و کرم سے دور کر دیا ہم دنیا بھر میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں گھر بیٹھے پریشان ہیں اپنے بارے میں۔ اپنے بچوں کے بارے میں ہمیں بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا کیونکہ قرآن پاک کا سیدھا راستہ تو ہم نے خود چھوڑ دیا اور فرقوں کی اطاعت کر لی۔